[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 7.S.C.R

از عدالت عظمی

اسٹیٹ آف اوریسا

بنام

شرت چندر ساہو اور دیگر

8 اکتوبر 1996

[کلدیپ سنگھ اور ایس سا گر احمد، جسٹسز]

مجموعہ تعزیرات ہند، 1860:

دفعات 494 اور 498 اے — دوسری شادی اور جہیز ہراساں کرنا — خواتین کمیشن بیوی کی شکایت پولیس کو بھیج رہا ہے — شوہر کے خلاف دفعات 494 اور 498 اے کے تحت جرائم کا مقدمہ درج کیا گیا اور فرد جرم دائر کی گئی — سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے شوہر کی طرف سے دفعہ 482 فوجداری پی سی کے تحت درخواست پر الزامات طے کیے، عدالت عالیہ نے آئی پی سی کی دفعہ 494 کے تحت الزام کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ بیوی نے خود دفعہ 494 کے تحت شکایت درج نہیں کی تھی اس لیے مجسٹریٹ اس کا نوٹس نہیں لے سکتا تھا — عدالت عالیہ نے الزام کو کالعدم قرار دیتے ہوئے غلطی کی — عدالت عالیہ کا فیصلہ اس حد تک کالعدم ہے — مجسٹریٹ مقدمہ کے ساتھ آگے بڑھے گا۔

ضابطہ فوجداری، 1973:

دفعات 155 (4) اور 198 (1) — قابل شناخت اور دست انداز پولیس جرائم کی تفتیش — خواتین کمیشن آئی پی سی کی دفعہ 494 اور 498 اے کے تحت اپنے شوہر کے خلاف بیوی کی شکایت پولیس کو بھیج رہا ہے — پولیس نے مبینہ جرائم کی تحقیقات کی اور دونوں عدالت عالیان کے تحت فرد جرم دائر کی — منعقد ہوا، اگر پولیس کو رپورٹ کیے گئے حقائق قابل دست انداز پولیس اور غیر قابل دست انداز پولیس دونوں جرائم کا انکشاف کرتے ہیں تو پولیس دونوں جرائم کی تحقیقات میں اپنے اختیار کے دائرہ کار میں کام کرے گی کیونکہ دفعہ 155 کی ذیلی دفعہ (4) میں نافذ کردہ قانونی افسانے میں کہا گیا ہے کہ اس صورت حال میں غیر قابل دست انداز پولیس کیس کو بھی قابل شناخت سمجھا جائے گا۔

پریوین چندر مودی بنام اسٹیٹ آف ایم پی ایئر (1965) ایس سی 1185، پر انحصار کیا۔

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی فوجداری اپیل نمبر 768۔

سی آر ایل میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے 3.5.95 کے فیصلے اور حکم سے۔ 1994 کا ایم۔سی نمبر 1169۔

اپیل کنندہ کے لیے جنا کلیان داس

جواب دہندگان کے لیے ستیہ پال خوشال چند پاسی

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ایس سا گر احمد، جسٹس۔ مدعا علیہ نمبر 1 مدعا علیہ نمبر 2 کا شوہر ہے جس نے خواتین کمیشن کو تحریری طور پر شکایت کی تھی کہ مدعا علیہ نمبر 1 نے دوسری شادی کا معاہدہ کیا تھا اور اس طرح اس نے دفعہ 494 آئی پی سی کے تحت قابل سزا جرم کیا تھا۔ یہ بھی الزام لگایا گیا تھا کہ جب سے اس کے ساتھ شادی ہوئی ہے، وہ اسے رقم ادا کرنے کا مطالبہ کر رہا تھا جو اسے ہراساں کرنے کے مترادف ہے اور یہ دفعہ 498 اے آئی پی سی کے تحت قابل سزا جرم ہے جس کے لیے مدعا علیہ نمبر 1 کو سزا دی جانی چاہیے۔

.2۔خواتین کمیشن نے شکایت پولیس اسٹیشن کو بھیجی جہاں مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف 1993 کا جی آر مقدمہ نمبر 418 درج کیا گیا تھا۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات کی اور سب ڈویژنل جوڈیشل مجسٹریٹ، آنند پور عدالت میں فرد جرم دائر کی، جس نے فرد جرم پر غور کرنے کے بعد مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف دفعہ 498اے کے ساتھ ساتھ آئی پی سی کی دفعہ 494 کے تحت بھی الزامات مرتب کیے۔

.3. سب ڈویژنل جوڈیشل مجسٹریٹ، آنند پور کی طرف سے الزام کی تشکیل سے ناراض، مدعا علیہ نمبر 1 نے اوڈیشہ عدالت عالیہ میں ضابطہ فوجداری (مختصر طور پر، کوڈ) کی دفعہ 482 کے تحت ایک درخواست (مجرمانہ متفرق مقدمہ نمبر 1169 / 94) دائر کی تا کہ کارروائی اور اس کے خلاف بنائے گئے الزامات کو کالعدم قرار دیا جا سکے۔ عدالت عالیہ نے اپنے متنازعہ فیصلے کے ذریعے جزوی طور پر عرضی کو اس نتیجے کے ساتھ منظور کر لیا کہ چونکہ مدعا علیہ نمبر 2 نے خود دفعہ 494 آئی پی سی کے تحت شکایت درج نہیں کی تھی، اس لیے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 198 (1) میں موجود توضیعات پیش نظر مجسٹریٹ کے ذریعے اس کا نوٹس نہیں لیا جا سکتا تھا۔ نتیجتاً مجسٹریٹ کی طرف سے دفعہ 494 آئی پی سی کے تحت بنائے گئے الزام کو کالعدم قرار دے دیا گیا لیکن دفعہ 498اے آئی پی سی کے تحت الزام برقرار رکھا گیا اور دفعہ 482، مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت اس حد تک درخواست کو خارج کر دیا گیا۔

.4. یہ وہ فیصلہ ہے جسے ریاست اڑیسہ نے ہمارے سامنے چیلنج کیا ہے۔ہم نے فریقین کے قابل وکیل کو سنا ہے۔

.5۔عدالت عالیہ کا فیصلہ جہاں تک سیکشن 494 آئی پی سی کے تحت الزام کو کالعدم قرار دینے سے متعلق ہے، مکمل طور پر غلط ہے اور متعلقہ قانونی توضیعات مکمل لاعلمی پر مبنی ہے۔

.6. ضابطہ اخلاق میں منسلک پہلا گوشوارہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ دفعہ 494 آئی پی سی کے تحت جرم ناقابل شناخت اور قابل

ضمانت ہے۔اس طرح یہ واضح ہے کہ پولیس اس جرم کا نوٹس نہیں لے سکی اور مجسٹریٹ کے سامنے شکایت درج کروانی پڑی۔

.7 دفعہ 198 کا متعلقہ حصہ جو شادی کے خلاف جرائم کے مقدمے سے متعلق ہے ذیل میں فراہم کرتا ہے:

".198۔شادی کے خلاف جرائم کے لیے قانونی چارہ جوئی۔(1) کوئی بھی عدالت مجموعہ تعزیرات ہند(1860 کا45) کے باب 20 کے تحت قابل سزا جرم کا نوٹس نہیں لے گی سوائے اس جرم سے متاثرہ کسی شخص کی شکایت کے :

بشرطیکہ—

(a) جہاں ایسا شخص اٹھارہ سال سے کم عمر کا ہے، یا بیوقوف یا پاگل ہے، یا بیماری یا بیماری سے شکایت کرنے سے قاصر ہے، یا ایسی عورت ہے جسے مقامی رسوم ورواج کے مطابق عوام میں حاضر ہونے پر مجبور نہیں کیا جانا چاہیے، کوئی دوسرا شخص عدالت کی اجازت سے اپنی طرف سے شکایت کر سکتا ہے۔

(b) جہاں ایسا شخص شوہر ہے اور وہ یونین کی کسی بھی مسلح افواج میں ان شرائط کے تحت خدمات انجام دے رہا ہے جو اس کے کمانڈنگ آفیسر کی طرف سے تصدیق شدہ ہیں کہ اسے ذاتی طور پر شکایت کرنے کے قابل بنانے کے لیے غیر حاضری کی چھٹی حاصل کرنے سے روکتا ہے، کوئی دوسرا شخص جو ذیلی دفعہ (4) توضیعات کے مطابق شوہر کی طرف سے مجاز ہے، اس کی طرف سے شکایت کر سکتا ہے۔

(c) جہاں ہندوستانی مجموعہ تعزیرات بھارت(1860 کا45) کی دفعہ 494 یا دفعہ 495 کے تحت قابل سزا جرم سے متاثر شخص بیوی ہے، اس کی طرف سے اس کے والد، ماں، بہن، بیٹے یا بیٹی یا اس کے والد یا ماں کے بھائی یا بہن [یا عدالت کی اجازت سے، خون، شادی یا گود لینے سے اس سے متعلق کوئی دوسرا شخص شکایت کر سکتا ہے۔]

(2)..................

(3)..................

(4)..................

(5)..................

(6)..................

(7).................."

.8 ان توضیعات میں عدالت لیے مجموعہ تعزیرات ہند کے باب XX کے تحت قابل سزا جرم کا نوٹس لینے سے ممانعت کا تعین کیا گیا ہے۔تاہم، نوٹس صرف اس صورت میں لیا جا سکتا ہے جب شکایت جرم سے متاثرہ شخص کی طرف سے کی گئی ہو۔ذیلی دفعہ (1) کے پرو ویسو میں منسلک شق (سی) میں کہا گیا ہے کہ جہاں کوئی متاثرہ شخص بیوی ہے، اس کی طرف سے اس کے والد، ماں، بھائی، بہن،

بیٹے یا بیٹی یا اس میں مذکور دیگر رشتے دار شکایت کر سکتے ہیں جو خون، شادی یا گود لینے کے ذریعے اس سے تعلق رکھتے ہیں۔

.9 عدالت عالیہ نے شق (سی) میں موجود توضیعات پر بھروسہ کیا اور کہا کہ چونکہ بیوی نے خود شکایت درج نہیں کی تھی اور خواتین کمیشن نے پولیس میں شکایت کی تھی، اس لیے سب ڈویژنل جوڈیشل مجسٹریٹ، آنند پور قانونی طور پر جرم کا نوٹس نہیں لے سکتا۔ اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے، عدالت عالیہ بھول گئی کہ دوسرا جرم یعنی دفعہ 498 اے آئی پی سی کے تحت جرم ایک قابلِ دست اندازی تھا اور پولیس اس جرم کا نوٹس لینے کی حقدار تھی اس بات سے قطع نظر کہ اس شخص نے اسے پہلی معلومات دی ہوں۔ یہ دفعہ 155 میں درج ذیل فراہم کیا گیا ہے:۔

".155 غیر قابل شناخت مقدمات اور ایسے معاملات کی تفتیش کے بارے میں معلومات (1) جب کمیشن کے پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر کو کسی غیر قابلِ دست اندازی کے ایسے اسٹیشن کی حدود میں معلومات دی جاتی ہیں، تو وہ اس معلومات کا مواد کسی کتاب میں درج کرے گا یا درج کرائے گا جسے ایسا افسر اس فارم میں رکھے گا جو ریاستی حکومت اس سلسلے میں تجویز کرے اور مخبر کو مجسٹریٹ کے حوالے کرے۔

(2) کوئی بھی پولیس افسر مجسٹریٹ کے حکم کے بغیر کسی غیر مجرمانہ معاملے کی تحقیقات نہیں کرے گا جسے اس طرح کے معاملے کی سماعت کرنے یا مقدمے کی سماعت کا اختیار حاصل ہو۔

(3) اس طرح کا حکم حاصل کرنے والا کوئی بھی پولیس افسر تحقیقات کے سلسلے میں (بغیر وارنٹ کے گرفتار کرنے کے اختیار کے علاوہ) وہی اختیارات استعمال کر سکتا ہے جو پولیس اسٹیشن کا انچارج افسر کسی قابل شناخت معاملے میں استعمال کر سکتا ہے۔

(4) جہاں کوئی مقدمہ دو یا دو سے زیادہ جرائم سے متعلق ہے جن میں سے کم از کم ایک قابل شناخت ہے، اس معاملے کو قابل شناخت معاملہ سمجھا جائے گا، اس کے باوجود کہ دیگر جرائم نا قابل شناخت ہیں۔

.10 اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (4) واضح طور پر فراہم کرتی ہے کہ جہاں معاملہ دو جرائم سے متعلق ہے جن میں سے ایک قابل شناخت ہے، اس معاملے کو قابل شناخت معاملہ سمجھا جائے گا اس کے باوجود کہ دوسرا جرم یا جرائم نا قابل شناخت ہیں۔

.11۔ ذیلی دفعہ (4) ایک قانونی افسانہ تخلیق کرتی ہے اور یہ فراہم کرتی ہے کہ اگرچہ کوئی مقدمہ کئی جرائم پر مشتمل ہوسکتا ہے جن میں سے کچھ قابل دست انداز پولیس ہیں اور دیگر نہیں ہیں، لیکن پولیس کے لیے یہ کھلا نہیں ہوگا کہ وہ صرف قابل دست انداز پولیس جرائم کی تحقیقات کرے اور غیر قابل دست انداز پولیس جرائم کو خارج کرے۔ چونکہ پورے معاملے (قابل دست انداز پولیس اور غیر قابل دست انداز پولیس جرائم پر مشتمل) کو قابل دست انداز پولیس سمجھا جاتا ہے، اس لیے پولیس کے پاس پورے معاملے کی تحقیقات کرنے اور تمام جرائم، قابل دست انداز پولیس یا غیر قابل شناخت دونوں کے سلسلے میں فرد جرم جمع کرانے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا، بشرطیکہ تحقیقات کے دوران پولیس کو معلوم ہو کہ جرائم، پہلی نظر میں، انجام دیے گئے ہیں۔

12. دفعہ 155 کا ذیلی دفعہ (4) ایک نیا التزام ہے جو پہلی بار 1973 میں ضابطے میں متعارف کرایا گیا تھا۔ یہ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر پولیس کے ذریعے غیر قابل دست انداز پولیس شناخت جرائم کی تحقیقات کے تنازعہ پر قابو پانے کے لیے کیا گیا تھا۔ قانونی شق مخصوص، درست اور واضح ہے اور ذیلی دفعہ (4) میں استعمال ہونے والی زبان میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ یہ واضح ہے کہ اگر پولیس کو رپورٹ کیے گئے حقائق قابل دست انداز پولیس اور غیر قابل شناخت دونوں جرائم کا انکشاف کرتے ہیں، تو پولیس دونوں جرائم کی تحقیقات میں اپنے اختیار کے دائرہ کار میں کام کرے گی کیونکہ ذیلی دفعہ (4) میں نافذ کردہ قانونی افسانے میں کہا گیا ہے کہ اس صورت حال میں غیر قابل شناخت کیس کو بھی قابل شناخت سمجھا جائے گا۔

13. پریوین چندر مودی بنام اسٹیٹ آف ایم پی اے آئی آر (1965) ایس سی 1185 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ ایک قابلِ دست اندازی کی تحقیقات کرتے ہوئے اور اس کے لیے چارج شیٹ پیش کرتے ہوئے، پولیس کو ان ہی حقائق سے پیدا ہونے والے کسی بھی غیر قابلِ دست اندازی کی تحقیقات کرنے اور انہیں چارج شیٹ میں شامل کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے۔

14. اس طرح عدالت عالیہ نے دفعہ 494 آئی پی سی کے تحت الزام کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیتے ہوئے واضح طور پر غلطی کی کہ ٹرائل عدالت اس جرم کا اس وقت تک نوٹس نہیں لے سکتی جب تک کہ بیوی یا کسی دوسرے قریبی رشتے دار کی طرف سے ذاتی طور پر شکایت درج نہ کی گئی ہو جس پر شق (سی) کے ذریعے غور کیا گیا ہو۔

15. عدالت عالیہ کا فیصلہ غلط ہونے کی وجہ سے اسے کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔ نتیجتاً اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔ 3 مئی 1995 کو اڑیسہ عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کیا گیا فیصلہ اور حکم جہاں تک اس کا مقصد دفعہ 494 آئی پی سی کے تحت الزام کو کالعدم قرار دینا ہے اور اس سے متعلق کارروائی کو مجسٹریٹ کو ہدایت کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا ہے کہ وہ مقدمہ کو آگے بڑھائے اور اسے تیزی سے نمٹائے۔

آر۔ پی۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document